حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا

<"xml encoding="UTF-8?>

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا

فاطمہ بنت موسی بن جعفر، حضرت معصومہؑ کے نام سے مشہور، امام موسی کاظم علیہ السلام کی بیٹی اور امام علی رضا علیہ السلام کی بہن ہیں۔ جب آپ کے بھائی امام رضا علیہ السلام مامون رشید کے حکم پر مدینہ سے طوس تشریف لے گئے تو کچھ مدت بعد حضرت معصومہ اپنے بھائی سے ملنے کے لئے مدینہ سے ایران کے سفر پر نکلے؛ لیکن راستے میں بھائی سے ملاقات سے پہلے قم میں آپ کی وفات ہوئی اور وہیں پر دفن ہیں۔
تاریخی مآخذ میں آپ کی زندگی، تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہیں۔
اہل تشیع کے یہاں آپ اور آپ کی زیارت خاص اہمیت کی حامل ہیں یہاں تک کہ ائمہؑ سے منقول احادیث کے مطابق قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے شیعہ جنت میں جائیں گے اور آپ کی زیارت کرنے والوں کیلئے بہشت واجب قرار دی گئی ہے۔ اسی طرح کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کے بعد صنف نسواں میں صرف آپ ہی کے لئے ائمہؑ معصومین کی طرف سے زیارت نامہ نقل ہوا ہے۔
حرم حضرت معصومہ قم میں واقع ہے۔
حضرت معصومہ کے بارے میں اطلاعات کی کمی
ذبیح اللہ محلاتی اپنی کتاب ریاحین الشریعہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت معصومہ کی زندگی کے بارے میں زیادہ معلومات ہماری دسترس میں نہیں ہیں؛ جیسے آپ کی تاریخ ولادت، تاریخ وفات، آپ کی عمر، کب مدینہ سے روانہ ہوئیں، کیا امام رضاؑ کی شہادت سے پہلے وفات پائی یا بعد میں۔ اس حوالے سے تاریخ میں کچھ درج نہیں ہے۔[1]
حسب و نسب
فاطمہ معصومہ امام کاظمؑ کی بیٹی اور امام رضاؑ کی بہن ہیں۔ شیخ مفید اپنی کتاب الارشاد میں امام موسی کاظمؑ کی دو بیٹیاں فاطمہ کبرا اور فاطمہ صغرا کا نام ذکر کرتے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں ہے کہ ان میں سے کون سی بیٹی حضرت معصومہ ہیں۔[2]

ساتویں صدی کے اہل سنت عالم ابن جوزی نے بھی لکھا ہے کہ امام کاظمؑ کی چار بیٹیوں کے نام فاطمہ تھے؛ لیکن انہوں نے بھی نہیں بتایا ہے کہ حضرت معصومہ ان میں سے کون سی ہیں۔[3]

محمد بن جریر طبری صغیر، اپنی کتاب دلائل الامامہ میں لکھتے ہیں کہ آپ کی مادر گرامی کا نام نجمہ خاتون ہے جو امام رضاؑ کی والدہ بھی ہیں۔[4]

تاریخ ولادت و وفات

قدیمی کتابوں میں حضرت معصومہؑ کی ولادت اور وفات کا ذکر نہیں ہوا ہے لیکن آیت اللہ استادی کا کہنا ہے کہ سب سے پہلے جس کتاب میں ان تاریخوں ذکر کیا ہے وہ جواد شاہ عبد العظیمی کی کتاب "نور الآفاق" ہے[5]

جو سنہ 1344 ہجری میں نشر ہوئی ہے۔[6]

اس کتاب میں آپ کی تاریخ ولادت پہلی ذیقعدہ سنہ 173 ہجری اور تاریخ وفات 10 ربیع الثانی سنہ 201 ہجری ذکر ہوئی ہے وہاں سے پھر دوسری کتابوں میں منتقل ہوئی ہے۔[7]

اسی کی بنیاد پر جمہوری اسلامی ایران کے سرکاری کلینڈر میں 1 ذی القعدہ کو روز دختر کا عنوان دیا گیا ہے۔[8] بعض علماء نے شاہ عبد العظیمی کے اس نظریئے کی مخالفت کی ہے اور ان کی کتاب میں مذکورہ ان تاریخوں کو جعلی قرار دیا ہے؛ منجملہ آیت اللہ شہاب الدین مرعشی،[9] آیت اللہ موسی شبیری زنجانی،[10] رضا استادی[11] و ذبیح اللہ محلاتی[12] قابل ذکر ہیں۔

القاب

معصومہ اور کریمہ اہل بیت حضرت فاطمہ معصومہ کے مشہور القاب ہیں۔ [13]

کہا جاتا ہے کہ لقب معصومہ، امام رضاؑ سے منسوب ایک روایت سے اخذ کیا گیا ہے۔[14]

محمد باقر مجلسی کی کتاب زاد المعاد کی روایت میں امام رضاؑ نے آپ کو معصومہ کے نام سے یاد کیا ہے۔[15] آج کل آپ کا مشہور لقب کریمہ اہل بیت ہے۔[16]

کہا جاتا ہے کہ آیت‌اللہ مرعشی نجفی کے والد سید محمود مرعشی نجفی کو ائمہؑ میں سے کسی ایک نے حضرت معصومہ کے لئے کریمہ اہل بیتؑ سے تعبیر کیا ہے۔[17]

شادی

ریاحین الشریعہ نامی کتاب کے مطابق یہ معلوم نہیں ہے کہ حضرت معصومہؑ نے شادی کی ہے یا نہیں، اور اولاد ہے یا نہیں؛[18] اس کے باوجود یہ مشہور ہے کہ حضرت معصومہؑ نے شادی نہیں کی ہے[19] اور شادی نہ کرنے کے بارے میں بعض دلائل بھی ذکر ہوئے ہیں؛ جیسے کہا کیا ہے کہ آپ نے کفو نہ ہونے کی وجہ سے شادی نہیں کی۔[20] اسی طرح یعقوبی لکھتا ہے کہ امام موسی کاظم نے اپنی بیٹیوں کو شادی نہ کرنے کی وصیت کی تھی؛[21] لیکن اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ اس طرح کی کوئی بات امام کاظمؑ کی کتاب الکافی میں مذکور وصیت نامے[22] میں ذکر نہیں ہوئی ہے۔[23]

ایران کا سفر، قم میں ورود اور وفات

تاریخ قم نامی کتاب کے مطابق حضرت معصومہ نے سنہ 200 ہجری میں اپنے بھائی امام رضاؑ سے ملاقات کے لئے مدینہ سے ایران کا سفر کیا۔ اس وقت امام رضا کا مامون عباسی کی ولی عہدی کا دور تھا اور امامؑ خراسان

میں تھے؛ لیکن آپ راستے میں بیماری کی وجہ سے وفات پاگئیں۔[24] سید جعفر مرتضی عاملی کا کہنا ہے کہ حضرت معصومہؑ کو ساوہ میں دشمنان اہل بیت نے زہر سے مسموم کیا تھا اور اسی زہر کی وجہ سے کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آپ شہید ہو گئی تھیں۔[25]
حضرت معصومہ کے قم جانے کے بارے میں دو قول ہیں:

ایک قول کے مطابق جب آپ ساوہ میں بیمار ہوگئیں تو آپ نے اپنے ہمراہ افراد سے قم چلنے کے لئے کہا۔[26]

دوسرے قول جسے تاریخ قم کے مصنف زیادہ صحیح سمجھتے ہیں، کے مطابق خود قم کے لوگوں نے آپ سے قم آنے کی درخواست کی۔[27]

بیت النور

قم میں حضرت فاطمہ معصومہ نے موسی بن خزرج اشعری کے گھر پر قیام کیا(جو آج کل بیت النور کے نام سے مشہور ہے) اور 17 دن کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔[28] آپ کا جنازہ موجودہ حرم کی جگہ، بابلان قبرستان میں دفن کیا گیا۔[29]

----

1. محلاتی، ریاحین الشریعہ، ۱۳۷۳ ہجری شمسی، ج۵، ص۳۱۔
2. مفید، الارشاد، ۱۴۰۳ھ، ج۲، ص۲۴۴۔
3. ابن جوزی، تذکرة الخواص، ص۳۱۵۔
4. طبری، دلائل الامامہ، ص۳۰۹۔
5. استادی، آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او، ص۳۰۱۔
6. استادی، «آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او»، ص۲۹۷۔
7. استادی، آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او، ص۳۰۱۔
8. شورای مرکز تقویم مؤسسہ ژئوفیزیک دانشگاہ تهران، تقویم رسمی کشور سال ۱۳۹۸ هجری شمسی، ص۹۔
9. محلاتی، ریاحین الشریعہ، ۱۳۷۳ ہجری شمسی، ج۵، ص۳۲۔
10. شبیری زنجانی، جرعہ‌ای از دریا، ۱۳۹۴ ہجری شمسی، ج۲، ص۵۱۹۔
11. استادی، آشنایی با حضرت عبدالعظیم و مصادر شرح حال او، ص۳۰۱۔
12. محلاتی، ریاحین الشریعہ، ۱۳۷۳ ہجری شمسی، ج۵، ص۳۱و۳۲۔
13. مہدی پور، کریمہ اہل بیتؑ، ۱۳۸۰ ہجری شمسی، ص۲۳و۴۱؛ نیز ملاحظہ کریں: اصغری نژاد، «نظری بر اسامی و القاب حضرت فاطمہ معصومہؑ»۔
14. مہدی پور، کریمہ اہل بیتؑ، ۱۳۸۰ ہجری شمسی، ص۲۹۔
15. مجلسی، زاد المعاد، ۱۴۲۳ھ، ص۵۴۷۔
16. مہدی پور، کریمہ اہل بیتؑ، ۱۳۸۰ش، ص۴۱و۴۲۔
17. مہدی پور، کریمہ اہل بیتؑ، ۱۳۸۰ش، ص۴۱و۴۲۔
18. محلاتی، ریاحین الشریعہ، ۱۳۷۳ش، ج۵، ص۳۱۔

19. مہدی پور، کریمہ اہل بیتؑ، ۱۳۸۰ش، ص۱۵۰۔
20. مہدی پور، کریمہ اہل بیتؑ، ۱۳۸۰ش، ص۱۵۱۔
21. یعقوبی، تاریخ الیعقوبی، ۱۴۱۳ھ، ج۲، ص۳۶۱۔
22. کلینی، الکافی، ۱۴۰۷ھ، ج۱، ص۳۱۷۔
23. قرشی، حیاۃالامام موسی بن جعفر، ۱۴۱۳ھ، ج۲، ص۴۹۷۔
24. قمی، تاریخ قم، توس، ص۲۱۳۔
25. عاملی، حیاۃ السیاسی للامام رضا(ع)، ج۱، ص۴۲۸۔
26. قمی، تاریخ قم، توس، ص۲۱۳۔
27. قمی، تاریخ قم، توس، ص۲۱۳۔
28. قمی، تاریخ قم، توس، ص۲۱۳۔
29. قمی، تاریخ قم، توس، ص۲۱۳۔